اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ

نمبر نہم
جلد دوم
بابت ماہ رمضان ۹۶
مطابق ستمبر ۷۹

جسکے

حصہ اول مین بعض مقدمات اثبات نبوت بحث ہی اور حصہ دوم مین مضمون مذہب و معاشرت تہذیب الاخلاق کا جواب

منجانب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری

اظہار نتیجہ استیشارہ

اشتہار مندرجہ نمبر ہشتم کے باب مین مرادآباد - دہلی - ناگپور - ڈہاکہ شاہپور - لاہور - کپورتہلہ وغیرہ سے جسقدر تحریرات [illegible] مقدم ہے

دلیل انکی (جو ایک بڑے محدث و امام و مسند الوقت کی تحریر کی ہی) یہ ہی کہ اگرچہ نیچری مذہب کا ضرر فی نفسہ ضرر تقلید سے بڑھکر ہی - ولیکن تاثیر و اشخاص متاثرین کی نظر سے وہ ضرر تقلید سے کمتر ہی - تقلید کا اثر علما و صلحاء و اتقیاء زمانہ پر محیط ہی جو انکے لئے سد راہ اتباع سنت ہو رہا ہی - اور نیچری خیالات کا اثر بجز ان لوگونکے جو پہلے ہی سے اطاعت شریعت سے خارج اور ہوای نفس کے متبع تہے کسی متقی یا عالم دیندار پر نہین ہوا ہی عالم ایک ہی مقلد ہوگا تو ہزار آدمی کو تقلید کی دعوت کریگا - اور اسکی دعوت کا اثر عامہ صلحاء پر ظاہر ہوگا - اور انسے عمل بالحدیث چہوٹیگا نیچری سو بہی ہونگے تو انکی بات بجز ان لوگونکے جنکو کوٹ پتلون پہننے کا شوق اور ازادی کا ذوق ہو کوئی نہ سنیگا -

انکی اس دلیل نے مجہے اس تجویز پر آمادہ کر دیا ہی کہ دو جزو رسالہ سے ایک جزو مقلدین کی بحث مین لگاؤن - دوسرا حضرات نیچریہ کی نذر کرون - بعد اختتام بحث مذہب و معاشرت جو غالبا ماہ آیندہ مین ہوگا اس تجویز پر عمل درآمد ہوگا - اس اثنا مین اگر کسی ممبر یا ناظر رسالہ کو اس رائے سے مخالفت منظور ہو تو وہ اپنے خلاف کی دلیل پیش کرے - ورنہ من بعد بجز تسلیم و رضا چارہ نہوگا +

اعلام

مبحث اثبات نبوت اول سے آخر تک نیچریہ کے رد مین ہی۔ یہ لوگ اگرچہ لفظ نبی و نبوت کو مانتے ہین۔ مگر معنی و حقیقت نبوت سے (جو انبیاء بیان کرتے ہین) یہ لوگ انکاری ہین۔ یہ بات بتوضیح و تشریح بعد اختتام مقدمات معلوم ہوجاویگی ناظرین اس مبحث کو خطاب نیچریہ سے اجنبی نہ سمجھین۔ بلکہ سر سبز ہین کا جواب خیال کرین۔

امام غزالی

آنرابل سید احمد خانصاحب بہادر نے تہذیب ماہ جمادی الثانیہ ۹۶ء شہ مین ایک بیدلیل دعوی (جسکو بیدلیل ہونیکی نظر سے ایک جزئیلی حکم کہا جاسکتا ہی) کیا ہی کہ امام غزالی کے دیگر رسالون سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا یہ اعتقاد نہین رہا تھا جو انہون نے منقذ من الضلال مین لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ آپکا جزئیلی حکم بلا دلیل و منافی جو آپکا مقلد ہو انکے مقابلہ [illegible]

موجود دیکھتے ہین اسی رسالہ منقذ من الضلال کے شروع سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ رسالہ اپنی اخیر مین بعد کمال و تبحر فلسفہ اور اسکے مفاسد و غوائل پر مطلع ہوجانیکے تصنیف کیا ہی۔ آپ فرماتے ہین ثم انی ابتدءت بعد الفراغ من علم الکلام بعلم الفلسفة فشمرت عن ساق الجد فی تحصیل ذلک العلم من الکتب فاطلعنی الله تعالی بمجرد المطالعة علی منتهی علومهم فی اقل من سنتین۔ ثم لم ازل اواظب علی التفکر فیه بعد فهمه قریبا من سنة اعاوده و اردده و اتفقد غوائله و اغواره حتی اطلعت علی ما فیه من خداع و تلبیس و تحمیق و تجهیل اطلاعا لم اشک فیه فاستمع الآن ان اذکر لک حاصل علومهم فانی رأیت الی اخر ما لخصناه فی الصحیفة الخامسة ۱۳۵

پھر حصول کمال کے بعد کیا زوال ہوگیا تھا جسمین انہون نے رجوع کیا اور فلاسفہ کی باتو نکو (جنکو بوقت کمال تلبیس و تحمیق و خداع و تجہیل کہہ چکے ہین حق سمجھ لیا؟

اس رسالہ منقذ من الضلال کے سوا انکی تصنیفات امام غزالی۔ جواب سوالات زنادقہ قسطاس مستقیم الجام العوام رسالہ قدسیہ۔ اقتصاد فی الاعتقاد مضنون بہ علی اہلہ مضنون بہ علی غیر اہلہ۔ کتاب الفیصل للتفرقہ بین الاسلام و الزندقہ

مقصد الاسنی فی شرح الاسماء الحسنی احیاء العلوم وغیرہا جو سب کے سب عنایت الٰہی سے راقم کے پاس موجود ہین ۔
سبہی مضمون منقذ من الضلال کی تائید و تصدیق کرتے ہین ۔ پہر وہ رجوع آپکا کس کتاب مین ہے ۔
علاوہ بران تاریخی واقعات بہی اسی مضمون کی تصدیق کرتے ہین کہ وہ اخیر عمر مین محدثانہ خیالات پر ہوگئے
تہی قال علی القاری مات الغزالی والبخاری علی صدرہ پہر انکا رجوع کیا بعد موت ہوا ہے معلوم ہوتا ہے
کہ جناب مخاطب نے مسلمانونکو یہ بات کہ غزالی ہمارا ہمخیال ہے) جتانے کے لئے یہ بات اپنی باطنی نیچر سے نکالی ہے
کسی ظاہری کتاب مین نہین دیکھی شاید ہماری نظر کا قصور ہو ۔ ہم بہت خوش ہونگے ۔ اگر آپ ہمکو اس
کتاب سے نشان دہی کرینگے مگر وہ کتاب کسی نیچری یا فلسفی کی تصنیف نہو ۔ قدیمی مسلمانون سے کسی محقق کی تالیف ہے

شرح حدیث

من قال لا اله الا الله دخل الجنة وان زنی وان سرق

جناب ممدوح نے اسی پرچہ جمادی الثانیہ ۹۶ء کے خاتمہ مین تمسک حدیث مذکور الصدر فرمایا جسنے دل سے لا اله الا الله
کہا چور ہو خواہ زانی وہ بہشت مین داخل ہوگا
جس سے مراد آپکی یہ ہے کہ لا اله الا الله کہنے والا خواہ کیسا ہی گناہگار ہو وہ بلا مس عذاب بہشت مین جاویگا ۔
اس مراد پر دلیل یہ ہے کہ ہماری آپکی جسمین نزاع ہے ہم اسکی منکر ہین ۔ اور آپ مثبت ۔ عذاب بھگتنے کے بعد
گنہگار مسلمانونکا بہشت مین داخل ہوجانا تو ہماری نزاع کا محل نہین ہے ۔ اور اس مراد سے آپکا یہ قول پایہ تکمیل کو نہین پہونچا
کوئی دلیل اسپر نہ آپنے قائم کی ہے نہ کتاب و سنت مین پائی جاتی ہے ۔ اور حدیث مذکور الصدر کی وہ مراد نہین ہے
جو آپنے سمجھی ہے اسکی مراد جو (بر طبق تصنیف راقم مصنف نیکو کند بیان ۔ خدا و رسول نے کئی آیات و احادیث کے
ضمن مین ظاہر کی) یہ ہے کہ جسنے لا اله الا الله کہا چور ہو خواہ زانی وہ ضرور بہشت مین داخل ہو رہیگا ۔ خواہ
پہلے ہی داخل ہوجائے اور اسکے سب گناہ بدون سزا دہی خدا تعالیٰ معاف کردے خواہ گناہونکی سزا بہگت کر بہشت
مین داخل ہو ۔ وہ آیات و احادیث جنسے یہ مراد اس حدیث کی ثابت ہوتی ہے ۔ کئی ہین لیکن اس مقام مین ایک آیت اور
دو حدیثونکے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے **قال الله تعالیٰ** ان الله لا یغفر ان یشرك به ویغفر
ما دون ذلك لمن یشاء یعنی خدا شرک کو تو ہرگز نہین بخشتا ۔ پر اس سے نیچے کے گناہ جسکو چاہے بخشدے

اسکا مفہوم صاف دال ہی کہ جسکو نہ چاہی وہ گناہ نہین بخشتا - اور اسن بخشش کا نہ چاہنا بھی اسکی قدرت مین داخل ہی - سید احمد خانصاحب کا خاتمہ مضمون مذہب و معاشرت مندرج پرچہ رجب ۱۲۹۶ مین اسپر یہ اعتراض کہ اس صورت مین وعدہ مغفرت مشتبہ ہوجاتا ہی اس تقریر سی مندفع ہوسکتا ہی کہ اس آیت مین فاسق مسلمانونکی لئی وعدہ مغفرت کا یقینی و قطعی ہونا آپ کو کس نے بتایا ہی - اور اس اشتباہ کا خلاف کس آیت یا حدیث سی معلوم ہوا ہی - جہانتک کتاب و سنت و آثار اخیار امت کو دیکھا جاتا ہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ قطعی وعدہ مغفرت تو متقیون ہی کے واسطی اگر متقی ہونا ہر سیکا بجز ان لوگون کے جنکو خدا و رسول نے بشارت دی ہے - پھر محل اشتباہ ہی) مخصوص ہے فاسق مسلمانون کے لئی تو اشتباہ ہی اشتباہ ہی کہ دیکھئی بچ جاتے ہین یا گناہونکی سزا بھگت کر چھٹی پاتے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ وزن شعیرۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن برۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن ذرۃ من خیر بخاری و مسلم یعنی دوزخ سی نکالا جاویگا جسنی لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل مین ایک جو برابر یا گیہون برابر یا ذرہ برابر بھی [illegible] ہوگا [illegible] [illegible] جب نکالا جاویگا اس لئی اور دوزخ مین عذاب بھگتنی کی تفصیل بہت سی احادیث بخاری و مسلم مین موجود ہی - اور مجمل بیان عذاب مسلمان گناہگارونکا ہمارے مضمون مذہب و معاشرت مندرج نمبر ہذا و نمبر سابق مین بذیل احادیث و آیات احکام نیز موجود - صحیح بخاری مین بصفحہ حدیث ہی کہ آنحضرت نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ جو کوئی تم سی چوری یا قتل نفس یا بہتان کا مرتکب ہوگا اگر اسکا حال دنیا مین نہ کہلا اور اسپر حد جاری نہوئی تو وہ خدا کی سپرد ہی - وہ چاہیگا تو اسکو بلا سزا دیہی چھوڑ دیگا - اور اگر عذاب کرنا چاہیگا تو عذاب کریگا - گناہگار مسلمانون کے لئی عذاب کا خوف ہونا - اس حدیث مین قطعی طور پر پایا جاتا ہے بالجملہ جو مراد حدیث مذکور کی اپنی سمجھی ہی کسی آیت یا حدیث سی ثابت نہین ہوئی ورنہ آجتک سوای فرقہ ضالہ مرجیہ کے کسی مسلمان کے خیال مین آئی ہی جناب ممدوح نے مسلمانونکو قید شریعت سی آزاد کرنیکی لئی یہ خوشخبری سنائی ہے اور اپنی مضمون مذہب و معاشرت اور مضمون مذہبون کا امر طبعی ہی اور جس سے احکام شرعیہ فرعیہ کا مٹانا مرکوز خاطر جناب ہی ہم کے ثابت کرنیکو یہ پٹڑی جمائی ہی مسلمان انکی خلاف واقع بشارتون سی مطمئن نہو بیٹھین اور فقط اعتقاد توحید کو بدون صالحہ اعمال کے سبب ولی دخول جنت و کمال ایمان کا نہ سمجھ بیٹھین + ابوسعید محمد حسین لاہوری

بقیہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

فان قيل فاذا لم يجب النظر والمعرفة الا بالشرع والشرع لا يستقر ما لم ينظر المكلف فيه فاذا قال المكلف للنبي ان العقل ليس يوجب علي النظر والشرع لا يثبت عندي الا بالنظر ولست اقدم على النظر ادى ذلك الى افحام الرسول صلى الله عليه وسلم قلنا هذا يضاهي قول القائل للواقف في موضع من المواضع ان وراءك [illegible] ضاريا فان لم تنزعج عن المكان قتلك وان التفت وراءك ونظرت عرفت صدقي فيقول الواقف لا يثبت صدقك ما لم التفت ورائي ولا التفت ورائي ولا انظر ما لم يثبت صدقك فيدل هذا على حماقة هذا القائل ويهدف للهلاك ولا ضرر فيه على الهادي المرشد فكذلك النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان وراءكم

اگر کوئی کہے کہ جب وجوب فکر و معرفت الٰہی شرع ہی سے ثابت ہوتا ہے اور شرع بدون دلائل سوچنے اور فکر کرنے مکلف کے قرار نہین پاتی تو مکلف نبی سے کہے گا کہ عقل تمہاری بات مین غور کرنے کو واجب نہین کرتی - رہی شرع سو ویسے غور و تامل کے سوائے ثابت نہین ہوتی پس نہ مین غور کرتا ہون نہ تمہاری بات کو مانتا ہون اس سے نبی ساکت ہو جاویگا - تو ہم اسکے جواب مین کہین گے کہ اس مکلف منکر کا یہ کہنا ایسا ہے جیسے کوئی کسی شخص کو جو ایک جگہ کھڑا ہو کہے کہ تیرے پیچھے ایک درندہ ہے تو یہان سے نہ ٹلے گا تو وہ تجھے مار ڈالیگا - اور اگر تو پیچھے پھر کے دیکھے گا تو میری بات کو سچ جان لیگا - اسکو وہ شخص یہ کہے کہ تیری بات کا سچ ہونا تب ہی معلوم ہوگا جب مین پیچھے پھر کر دیکھونگا - اور مین پیچھے پھر کر کبھی نہ دیکھونگا جب تک تیری بات کا سچ نہ جان لون - یہ بات اس شخص کی حماقت کی دلیل ہے - اور اسکو ہلاکت کے لئے نشانہ بناتے ہیں - اسمین اس ہادی کا کچھ ضرر و نقصان نہین ہے - اسیطرح نبی صلعم ارشاد کرتا ہے کہ تمہارے

الموت ودونه السباع الضارية والنيران المحرقة ان لم تاخذ وامنها حذرکم اهلکتکم فمن تعرفونه صدقه بالالتفات الى معجزته فمن التفت عرفه واحترز ونجا ومن لم يلتفت واصر هلك وتردى انتهى كلام الغزالى

پیچھے موت ہے اور اسکے بعد درندے اور جلانے والے آگ ہے اگر تم اس سے نہ بچو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور میری بات کا صدق تم میری بات مین غور کرنے سے پہچان سکتے ہو۔ پس جس نے اسمین غور کی وہ بچ گیا اور جو ملتفت نہوا وہ ہلاک ہوا

ان شواہد و نقول علماء فحول سے ہماری تقریر کی پوری تائید ہوئی اور اسکی مثالون ۔ شکر تریاق کفر و زہر کی بسنبت جو بات ہمنے کہی تھی اسکی تصدیق ہوئی ۔ اور یہ بات بخوبی ثابت ہوئی کہ شکر و تریاق کا نیچر اسبات پر دلیل و علامت نہین ہو سکتا کہ خدا اسکے عمل مین لانے سے خوش ہوتا ہے ۔ اور اسکے عوض مین ثواب دیتا ہے ۔ اور کفر و زہر کا نیچر اسبات پر دلیل یا علامت نہین ہو سکتا ہے کہ خدا اسکے استعمال سے ناخوش ہوتا ہی اور اسکے عوض مین عذاب [illegible] ہے ۔ جب [illegible] نیچر والے چیزین خدا کی ارادت و مرضیات کی دلائل و علامات نہو سکین تو دنیا کی اور کون چیز ارادہ الہی پر دلیل ہو سکتی ہے اور ہماری مثال سوم مین نیچریون کی نزاع کب صحیح ہو سکتی ہے ۔

اس بیان سے مضمون مثال سوم کی صحت و صداقت کا اتمام ہوا اور اسکے ضمن مین اصل اصول مذہب نیچریہ کا بھی ابطال ہو گیا اور اسباب مین ہم ایک مستقل بحث بھی کرنا چاہتے ہین اسمین ہم بال کی کہال نکالین گے اور نیچر کو (جسکو یہ لوگ بمنزلہ کتاب سمجھکر ہاتھ مین لئے پھرتے ہین) کان لم یکن کر ڈالین گے ۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہین اور اب بھی کہتے ہین کہ خدا کا نیچر اور ہے جسکے وجود سے ہمکو انکار نہین ۔ ان لوگو نکا نیچر اور ہے جسکا بجز بیہودہ خیالات ان حضرات کے کہین وجود نہین ۔ اسبات کا فی الجملہ ثبوت ہم رسالہ نمبر ششم مین دے چکے ہین اس سے بڑھکر اثبات اسکا آئندہ کرنا چاہتے ہین ۔ وباللہ التوفیق

مقدمہ سادسہ انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسے علوم کے لیاقت بھی رکھتا ہے

جو حواس خمسہ و عقل کے ذریعہ سے حاصل نہون اور ان چیزونکو جان سکتا ہے جو اسکے دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے چھونے سمجھنے سوچنے فکر کرنے مین نہ آوین بیٹھے بیٹھے یا سوتے سوتے بتقریب غیب سے اسکے دل مین وہ آپڑین گو اسکی عقل و حواس اسکی طرف متوجہ نہون - اسکی تمثیل جو بمنزلہ دلیل ہے رویا صالحہ[1] یعنے سچی خواب ہین اور واقعات غیبی[2] (جو نہ حواس سے معلوم ہوسکتی ہین نہ عقل یا کسی اور اختیاری آلہ سے دریافت ہوتی ممکن ہین) کی نسبت بعض لوگون کی سچی خبرین - سچی خوابونکا سبب علم والہ ادراک ہونا اکثر اشخاص جانتے ہین اور اس امر کی صداقت وہ اپنے وجدان سے پہچان سکتے ہین - انسانون مین جنکی ملکیت بہیمیت کے زور سے بالکل مضمحل و ملیامیل نہین ہوگئی کوئی شاذ و نادر شخص ہوگا جسکو کبھی نہ کبھی کوئی سچی بات خواب مین منکشف نہوگئی ہو اور اسکا کوئی خواب نفس الامر اور واقعہ کے مطابق نہوا ہو -

ہرچند اکثر اشخاص بہائم سیرت کی اکثر خواب از قسم خیالات روزمرہ ہوتی ہین ولیکن بعض اشخاص (منجملہ ملکی صفت والون کے) بعضے خواب ایسی بہی ہوا کرتی ہین جو مداخلت و مزاحمت وہم و خیال و عادت و طبیعت سے محفوظ و مبرا ہوتے ہین - و مع ذلک نفس الامر اور واقع کے مطابق -

یہ ایک وجدانی اور بدیہی بات ہے جسپر دلیل قائم کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے - بلکہ اسکا جتا دینا اور لوگونکو اسپر متنبہ کردینا کافی ہے - جو اسمین دلیل کا مطالبہ کرے وہ اپنی ہی لوح دل و دماغ کا مطالعہ کرے - اور اپنے مدۃ العمر کے واقعات منامی کو غور سے دیکھے اگر انمین کوئی سچی و نفس الامری بات جسمین وہم و خیال کا دخل نہو نپاوے تو پہر دس بیس سو پچاس اور ہمجنس لوگونکی خوابونکا تفحص کرے - ضرور کوئی نکوئی سچا خواب پائیگا اور ہمارے اثبات پر ایمان لائیگا - تفصیل اس اجمال کی (چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ کے صفحہ ۳۷۸ مین افادہ فرمایا ہے) یہ ہے کہ

واما الرؤیا فهی علی خمسة اقسام

بشری من الله

وتمثل نورانی للمحامد والرذائل

المندرجة فی النفس علی وجه ملکی

وتخویف من الشیطان

وحدیث نفس من قبل العادة

التی اعتادها النفس فی الیقظة

یحفظها المتخیلة - وینطبع فی

[illegible]

فیها

وخیالات طبیعیة لغلبة الاخلاط

وتنبه النفس باذاها فی البدن

خواب پانچ قسم ہین - اول الہی خواب یعنے بشارات وتعلیمات الہیہ (جنکے اثبات کے ہم درپے ہین)

قسم دوم اخلاقی خواب جنہین نیک وبد اخلاق کی مثالی صورتین انسان اپنی ملکی طاقت سے دیکھ سکتا ہے

قسم سوم شیطانی خواب یعنے شیطانی وسوسے اور ڈراوے (جیسے کسی کا سر کٹا جاوے یا کوئی بندر کتا ڈراوے)

قسم چہارم خیالی خواب یعنے اُن امور کے خیالات جو انسان کی عادات روزمرہ مین داخل ہین اور اُسکی قوت متخیلہ مین جمع رہتے ہین اور بوقت خواب اسکی [illegible] مین نمایان ہوتے ہین (جیسا کہ [illegible] کو اکثر کی خواب آتی ہین سپاہی کو لڑائیون کی - اڈیٹر اخبار کو اخبار کے مضمون سوجتے ہین منطقی کو منطقی مضامین خواب مین آتے ہین - اسی جگہہ سے مثل مشہور ہوگئی ہے - بلی کو چھیچھڑون کی خواب -

قسم پنجم طبعی و اخلاطی خواب یعنے وہ خیالات جو بدن انسان مین اخلاط (مثلا بلغم - صفرا) کے غالب ہو جانے اور نفس انسانی کے اس سے تکلیف پانے کے سبب خواب مین بصورت مناسب اخلاط نمایان ہوتے ہین (جیسے صفراوی انسان خواب مین آگ دیکھتا ہے اور اُسکی گرمی سے تکلیف پاتا ہے اور بلغمی پانی دیکھتا ہے اور جسکے بدن مین فضلات (بول براز - منی وغیرہ) جمع

اما البشرى من الله فحقيقتها ان النفس
الناطقة اذا انتهز فرصة عن غواشي
البدن باسباب خفية لا يكاد يتفطن
بها الا بعد تامل وافٍ استعدت لان
تفيض عليها من منبع الخير والجود كمال
علمي فافيض عليه شيء على حسب استعداده
ومادته العلوم المخزونة عنده وهذه
[illegible]
راى النبي صلى الله عليه وسلم فيه ربه في
احسن صورة فعلمه الكفارات والدرجات
وكالمعراج المنامي الذي انكشف فيه
عليه صلى الله عليه وسلم احوال الموتى
بعد انفكاكهم عن الحيوة الدنيا۔
واما الرؤيا الملكي فحقيقتها ان في الانسان
ملكات حسنة وملكات قبيحة ولكن
فصاحب هذا يرى الله تعالى واصله الانقياد
للباري۔ ويرى الرسول صلى الله
عليه وسلم واصله الانقياد للرسول
المركوز في صدره

ہوں وہ خواب میں بیت الخلا اور عورتوں کے
ارد گرد پہرتا ہے وعلی ہذا القیاس

قسم اول کی حقیقت یہ ہے کہ نفس انسانی جب
حجابات بدن سے بوقت خواب کچھ فرصت پاتا ہے
تو وہ فیضان الٰہی کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔
یہ خواب تعلیم الٰہی ہیں۔ جیسے خواب کا معراج جسمیں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالے کو اچھی
صورت میں دیکھا۔ اور خدا تعالے نے آنحضرت
کو کفارات و درجات کے کام سکہائے یا وہ خواب
[illegible] مردون
کا احوال منکشف ہوا

قسم ثانی کی حقیقت یہ ہے کہ انسان میں اچھے
اور بُرے اخلاق و ملکات ہوتے ہیں ولیکن اپنے
ان ملکات کو وہ جان سکتا ہے جو بہیمیت چھوڑ کر
ملکیت سے موصوف ہو جاتا ہے۔ پس جسکو بہیمیت
سے تجرد ہو جاتا ہے وہ اپنی بھلائیوں اور برائیوں
کو بصورت مثالی محسوس دیکھتا ہے
ایسا شخص خدا تعالے کو خواب میں دیکھتا ہے جسکی
حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا کا مطیع ہے اور رسول کو
خواب میں دیکھتا ہے جو اطاعت رسول کی صورت
مثالی ہے

بعرف حسنها وقبحها لا يخرج الى الصورة الملكية بل يخرج الى ما تقتضيه احسانه وسيئاته في صورة مثالية

ویری الانوار واصلها الطاعات
المکتسبة فی صدرہ وجوارحه
تظهر فی صورة الانوار والطیبات کالعسل
فمن رای الله والرسول والملٰئکة
فی صورة قبیحة او فی صورة الغضب
فلیعرف ان فی اعتقادہ خللاً وضعفا
وان نفسه لم تکمل
وکذلك الانوار التی حصلت بسبب الطهارة
یظهر فی صورة الشمس والقمر
واما التخویف من الشیطان فوحشة وخوف
[illegible]
والکلاب السود من الناس فاذا رای
ذلك فلیتعوذ بالله ولیتفل ثلثا عن یسارہ
ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه - ۱۵

اور نور دیکھتا ہے جو در اصل طاعات ہین جو نور اور
ستھری چیزون (جیسے شہد - گھی - دودہ) کی
صورت مین ظاہر ہوتے ہین
اور جو شخص خدا تعالے یا رسول یا فرشتونکو بُری
یا غصے کی صورت مین دیکھے وہ یہ جان لے کہ ان
صورتون کی برائی اسکے اعتقاد کی برائی ہے
اور اسکا نفس ہنوز کمال کو نہین پہنچا
اسیطرح جو نور ہیئت اسکو پاکیزگی کی سبب حاصل ہوتے
ہے وہ چاند اور سورج کی صورت مین نمایان ہے
قسم ثالث (کی حقیقت کی ہم پہلے تشریح کر چکے
ہین [illegible] بندر ہاتھی - سے
اور کانے کالے آدمیون سے ڈرا وا ہوتا ہے
جو کوئی ایسی چیزین دیکھے وہ بائین طرف تھوک
دے اور اپنے کروٹ کو بدل ڈالے -

صحیح مسلم کی حدیث مین آیا ہے جو ایسے مکروہ خواب دیکھے وہ شیطان کی بُرائی سے خدا
کی پناہ مانگے اور اپنی بائین جانب تھوک دے - اور جس کروٹ وہ خواب دیکھے اسکو
بدل ڈالے - اسکو اس خواب کا ضرر نہ پہنچیگا -

حاشیہ

اسیطرح قسم رابع وخامس کی حقیقت بذیل بیان ان اقسام کے ہم بیان کر چکے ہین منجملہ ان اقسام
خمسہ کے ہمارا مقصود و محل بحث **قسم اول** ہے اور ہمارا یہ دعوے ہے کہ اقسام چہارگانہ
سے علاوہ اس قسم کا وجود بھی ایک واقعی اور وجدانی امر ہے اور اسکے موجود ہونے اور
اسکے اقسام چہارگانہ سے جدا ہونے مین کسیکو مجال شک ونزاع نہین گو اسکے بیان حقیقت

وتشریح انیت مین گنجائش نزاع ہے۔

ہم کسی ہندو یا قدیمی مسلمان یا عیسائی یا یہودی کو اسکے وجود مین متردد نہین دیکھتے - اور اسبات کا منکر نہین پاتے کہ بعض اوقات مین بعض اشخاص کو خواب مین ایسا امر منکشف ہوجاتا ہے جو پہلے سے اسکے وہم وخیال مین نہین آتا - اور نہ اسکے اخلاق یا طبیعت کو اس سے تناسب ہوتا ہے ومع ذلک وہ امر واقع اور نفس الامر کے مطابق نکلتا ہی - مگر آج کل کے نئے مسلمان (جو نیچری کہلاتے ہین) اس وجدانی وبدیہی امر سے منکر ہین - اور بلا تفصیل خوابونکو بے اعتبار بناتے ہین - اور تعبیر خوابونکی نسبت برملا کہتے ہین کہ یہ بھی منجملہ ان برائیون کے ہے جنکے عذاب مین قدیم وجدید مذاہب اعلٰے سے ادنے تک (جنمین اسلام بھی داخل ہے) پھنس رہے ہین ولیکن انکا یہ انکار باوجود مسلمان ہونیکے محل تعجب [illegible] اسلام (خدا اور اسکا رسول) سچی خوابونکا وجود ثابت کر رہے ہین اور تعبیر خواب کو معتبر ٹھیرا رہے ہین تو پھر یہ حضرات سچی خواب یا تعبیر خواب کا اعتبار کیون نہین کرتے اور اسباب مین خدا اور رسول کی بات کیون نہین مانتے - ہرچند اس امر کے اثبات مین قبل اثبات نبوت منکرین نبوت کے سامنے اللہ اور رسول کی کلام سے استدلال واحتجاج مناسب نہین ہے ولیکن ان حضرات (قائلین نبوت وبظاہر مصدق کلام خدا وکلام حضرت رسالت) کے

† یہ بات آنرایبل سید احمد خانصاحب بہادر کے ایک ہم مذہب نے کہی ہے - اور آپنے تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الثانیہ ۹۶ھ کے صفحہ ۳۸ مین وہ درج فرمائی ہے - جسکے اصل عبارت یہ ہے " ہم بھی اسبات کو تسلیم کرتے ہین کہ زمانہ قدیم مین بھی اور زمانہ حال مین سب ملکون مین مذہب خواہ اعلٰی درجہ کا ہو خواہ ادنے درجہ کا [illegible] ایون مین پھنس جاتا ہے کہ وہ علم نجوم اور کیمیا سے بھی بدتر ہوجاتا ہے خیال پرستی - توہمات باطلہ - سحر جادو - خوابونکی تعبیر - فال گوئی - شگون - پیشین گوئیان - تمائم الغیبی - غرض ایسی ہی ہزارون برائیان اسمین پھیل جاتی ہین " یہ عبارت صاف

ناطق ہے کہ یہ حضرات خواب یا تعبیر خواب کو عموماً ایسا جانتے ہین جیسا خیال پرستی یا فال گوئی یا اور بُرے کام جو فریبیون اور بے دینون سے سرزد ہوتے ہین

حاشیہ

—— مقابلہ مین اللہ اور رسول کی کلام سے استدلال جائز ہی لہذا اسکے ثبوت و شہادت مین چند آیات و احادیث کو پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سورہ یوسف کے پہلے رکوع مین فرمایا ہی

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِيْنَ ۔ قَالَ يٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۔ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

یوسف عہ نے اپنے باپ سے کہا مینے گیارہ ستارے اور سورج چاند اپنی طرف سجدہ کرتے ہوئے دیکھے ہین (انکے باپ یعقوب عہ نے) کہا کہ یہ خواب اپنی بھائیون کو نہ سنائیو وہ تیرے خلاف مین تدبیرین کرینگے۔ شیطان (ایسے تدبیرین سکھانیوالا) انسان کا دشمن [illegible] برگزیدہ (یعنی نبی) کریگا اور تجھے خوابون کی تعبیر سکھاوے گا۔ پھر اسکے پانچوین رکوع مین فرمایا ہے۔ یوسف کے ساتھ قیدخانہ

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۔ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۔ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۔ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

مین دو جوان اور گئی۔ ایک بولا مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ انگور کا پانی نچوڑ رہا ہون دوسرا بولا مین خواب مین اپنی سر پر روٹی اٹھا رہا ہون۔ ہمکو ان خوابون کی تعبیر بتاؤ۔ تم ہمین نیک بخت معلوم ہوتے ہو۔ یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم مین سے ایک (جسنے اپنے تئین انگور کا پانی نچوڑتا دیکھا ہی

اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ

تو اپنے میان کو (بدستور سابق) انگور کا نچوڑا پلاویگا۔ دوسرا سولی چڑھایا جاویگا جسکا سر کو کوئی جانور کھا جائیگا۔ پھر پانچوین رکوع مین فرمایا ہی

اِنِّیٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ

که بادشاه نے کها مین خواب مین دیکھتا هون که سات موٹے بیل هین جنکو سات دبلے بیل کهائے جاتے هین اور سات سبز بالین هین اور سات سوکھی (اسکی تعبیر مین یوسف علیه السلام نے) کها سات برس لگے تار تم کهیتی کروگے پهر جو کچھ کاٹو اسکو بالون مین رهنے دو بجز اسقدر کے جو کهانے مین لاؤ - پهر سات برس خشک سالی کے ایسے آوینگے جو تمهارا پهلے کا جمع کیا هوا غله سب کها جاوینگے مگر تهوڑا سا بچیگا جو تم سنبهال رکهوگے - اسکے [illegible] جاوینگے اور لوگ انگورون سے نچوڑا لینگے - اور سوره فتح مین فرمایا هے الله تعالے نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا که تم خدا کے اراده سے مکه مین باامن داخل هوگے (حج کا احرام کهولنے کو) اپنے سرون کو منڈواتے یا بال کٹواتے - اور سوره صافات مین فرمایا هے جب اسمٰعیل عمر ابراهیم علیه السلام کے ساتھ چلنے پهرنے لگا تو ابراهیم بولا اے میرے چهوٹے بیٹے مین خواب دیکهتا هون که مین تجهے ذبح کر رها هون تو اسمین غور کر تیری سمجھ مین کیا آتا هے - وه بولا جو کچھ خدا نے تجهے (اس خواب مین) حکم دیا هے وهی کر - مجهے تو اسپر

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ - ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ [illegible]

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ - اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ

صابر دیکھیگا - جب ان دونون نے اس حکم کو مان لیا اور ابراہیم نے اسمعیل کو کنپٹی یا ماتھے کے بل ذبح کرنیکو لٹا دیا تو ہمنے پکارکر کہا اے ابراہیم تونے خواب کو سچا کر دکھایا ایسا ہی ہم تمکو اسکا عوض دینگے - یہ حکم ہمنے تمہارے (ظاہری) امتحان کرنے کو دیا تھا - اور ہمنے اسکے بدلے ایک بڑا بڑہ قربانی کرنیکو دیدیا -

یہ سچی خواب اور انکی تعبیرات تو کلام الٰہی مین موجود ہین اور جو کلام نبوی مین موجود ہین اور شہادت پیغمبر سے ثابت ہین وہ ہمارے احاطہ نظر سے باہر ہین - ازانجملہ چند منامات وتعبیرات بطور مشتی نمونہ خروار ذکر کئے جاتے ہین -

نمبر	مضمون خواب	یا وہ الفاظ حدیث	نمبر صفحہ کتاب حدیث [illegible]
۱	ابتدائی وحی آنحضرت بھی سچی خواب تھے	اول ما بدء به رسول الله الرؤیا الصالحة	۱
۲	نبوت تو ختم ہوگی پر اسکا چھیالیسوان حصہ سچی خواب مومنون کے لئے باقی ہے	رویا المومنین جزء من ستة و اربعین جزءا من النبوة	۱۰۳۵
۳	اچھی خواب خدا کیطرف سے ہین بری خواب شیطان کا ڈراوا جو کوئی اچھا خواب دیکھے وہ دوست کو سناوے برا دیکھے تو وہ کسیکو نہ سناوے اسکا ضرر اسکو نہ پہنچیگا -	الرؤیا الصالحة من الله والحلم من الشیطان	۱۰۳۴ و ۱۰۳۵
۴	آنحضرت نے خواب مین مسیح علیہ السلام اور دجال کو دیکھا	ارانی اللیلة عند الکعبة الخ	۱۰۳۶
۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین اپنی امت کا ایک لشکر	کان رسول الله صلی الله علیه وسلم	

(233)

نمبر	مضمون	الفاظ حدیث	[illegible]
	جہاز پر سوار ہوا دیکھا اور خوشی سے انبساط کا اظہار کیا ایک عورت بنت ملحان نے انہیں شامل ہونیکی دعا کی درخواست کی - حضرت نے اسکو شامل ہونیکی بشارت دی وہ بشارت امیر معاویہ کے عہد مین سچی ہوئے	یدخل علی بنت ملحان وکانت تحت عبادة بن الصامت فدخل علیها یوما فاطعمته وجعلت تفلی راسه فنام رسول الله صلے الله علیه وسلم ثم استیقظ وهو یضحك الخ	۱۰۳۶
۶	ام العلاء صحابیہ نے عثمان بن مظعون کے لئے ایک چشمہ جاری دیکھا - آنحضرت نے اسکو عمل خیر سے تعبیر کیا	فرایت لعثمان عینا تجری فاخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ذلك الخ	۱۰۳۷
[illegible]	آنحضرت نے خواب مین دودہ پیا اور اپنا پس خوردہ عمر کو دیا - پہر اسکو علم سے تعبیر کیا	بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منه حتی انی لاری الخ	
۸	آنحضرت صلعم نے خواب مین کئی اشخاص کو کورتہ پہنے ہوئے دیکھا جنمین حضرت عمر کا کورتہ دراز تہا - پہر اسکو دین سے تعبیر کیا	بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیهم قمص منها الخ	۱۰۳۷
۹	عبداللہ بن سلام نے خواب مین ایک باغ دیکھا جسمین ایک ستون تہا اور ستون کے سرے پر ایک رسی - عبداللہ کسیکی مدد سے اسپر چڑھ گیا - اور رسی کو پکڑ لیا - آنحضرت نے اسکی تعبیر یہ فرمایا کہ وہ باغ اسلام ہے - اور ستون اسلام کے ستون (یعنی نماز وغیرہ اعمال) اور رسی اسلام کی مضبوط رسی - اور مژدہ دیا کہ تو اسکو تا دم مرگ تہامے رہیگا -	رایت کانی فی روضة وسط الروضة عمود فی اعلی العمود عروة فقیل لی ارقه قلت لا استطیع فاتانی وصیف فرفع ثیابی فرقیت فاستمسکت بالعروة فانتبهت وانا متمسك بها فقصصتها الخ	۱۰۳۸ ۱۰۳۸
۱۰	آنحضرت نے حضرت عائشہ کو نکاح مین لانیسے پہلے انکو دو دفعہ خواب مین ریشمی کپڑے مین دیکہا اور یہ مژدہ سنا کہ یہ تمہاری زوجہ	اریتك قبل ان اتزوجك مرتین رایت الملك یحملك فی سرقة من حریر	

نمبر	مضمون	پاره الفاظ حدیث	[illegible]
	ہے - اسکی تعبیر یہ ہوئی کہ وہ آپکی نکاح مین آئین	فقلت اکشف الخ	
۱۱	آنحضرت صؐ نے خواب مین ایک کنوئین سے ڈول کہینچا - آپکے	بینا انا علی بئر انزع	
	بعد حضرت ابوبکر نے - پر اُنکے کہینچنے مین کچہ ضعف پایا گیا -	منہا اذ جاءنی ابوبکر	
	پہر حضرت عمر نے کہینچا - انکے ہاتہ مین وہ بڑا بہاری ہوگیا اور	وعمر فاخذ ابوبکر الدلو	
	انہون نے ایسا پانی کہینچا کہ لوگونکو پانی کی حاجت سے فارغ	فنزع ذنوبا او ذنوبین	
	کرکے بٹہا دیا - اسکی تعبیر یہ خلافت باترتیب ہوئے	الخ	۱۰۳۹
۱۲	آنحضرت نے اپنے ہاتہون مین سونے کے کنگن دیکہے - جنسے آپ	بینا انا نائم رایت	
	گہبرائے پہر انکو پہونک مارکر اوڑا دیا - اور پہر انکو مسیلمہ کذاب اور اسود	انہ وضع فی یدی	
	عنسی (جو آنحضرت کے دشمن تہے) کی ہلاکت کی تعبیر کیا	سواران من ذہب [illegible]	۱۰۴۱
۱۳	ایکدفعہ آنحضرت نے خواب مین تلوار کو جہٹکا دیا تو اُسکی دہار ٹوٹ	رایت فی رؤیای	
	گئی - دوبارہ جہٹکا دیا تو ویسی ہی سالم ہوگئی - پہر اسکی تعبیر یہ ہوئی	انی ہززت سیفا	
	کہ پہلی دفعہ مسلمان احد کی لڑائی مین ہار گئے پہر مسلمان فتحیاب ہوئے	فانقطع صدرہ الخ	۱۰۴۲
۱۴	آنحضرت نے خواب مین ایک حبشی عورت بکہرے سر مدینہ سے نکلتی	رایت امرءۃ سوداء	
	دیکہی - اور اسکے (مدینہ سے وبا نکل جانے سے) تعبیر کی -	ثائرۃ الراس الخ	۱۰۴۲
۱۵	ایک طویل خواب مین آنحضرت نے جبرئیل و میکائیل کے ذریعہ سے	اتانی اللیلۃ آتیان	
	دوزخ و بہشت کے سیر کئے - اور زانی - سود خوار - کذاب - قران	وانہما ابتعثانی وانہما	
	سے غافل کو سزا ملتی دیکہی - یہ حدیث عجیب عبرت انگیز ہے	قالا لی انطلق وانی	
	اور ترغیب و ترہیب کے لئے بڑی کار آمد - ناظرین مشکوۃ مین بصفحہ	انطلقت معہما وانا	
	(۳۸۷) اسکو ملاحظہ فرماوین -	اتینا علی رجل الخ	۱۰۴۳

یہہ رسالہ اکتوبر مین چہپا

بقیہ مضمون مذہب و معاشرت

نمبر احکام	مضمون احکام	صفحہ
۲۲	(بلا عذر) کھڑے ہوکر پیشاب نکرو۔ (ترمذی)	۳۵
۲۳	پاخانہ جاؤ تو قبلہ کیطرف مونہ کرکے نہ بیٹھو (بخاری و مسلم)	۳۴
۲۴	بوقت بول و استنجا شرمگاہ کو دہنا ہاتھ نہ لگاؤ (مسلم)	〃
۲۵	پاخانہ مین داخل ہوتے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث کہو (بخاری و مسلم) ترمذی کی روایت مین اسکے پہلے (بسم اللہ) کہنا اور باہر نکلنے کے وقت (غفرانک) کہنا بھی آیا ہے۔	۳۴
۲۶	جو شخص [illegible] (ابو داود وغیرہ)	۳۵
۲۷	استنجا پانی سے کیا کرو۔ اللہ تعالے اپنی کتاب مین اس بات کی تعریف کرتا ہے (ابن ماجہ)	۳۶
۲۸	ہڈی۔ گوبر سے استنجا نکیا کرو۔ جسنے ایسا کیا محمد (رسول اللہ) اس سے بری الذمہ ہین	۳۵

حکایت لطیفہ

امام احمد بن حنبل نے نقل کیا ہے کہ بعض مشرکون نے (کوئی نیچری ہوگا) حضرت سلمان فارسی (صحابی) سے ہنسی کے طور پر (جیسے آجکل کے نیچری ٹخنے سے اونچے ازار پر ہنستی ہین۔ اور اسکو بیوقوفی بتاتے ہین) کہا مین خیال کرتا ہون تمہارا پیغمبر تمکو ہگنا بھی سکھاتا ہے حضرت سلمان نے کہا ہان بیشک آپنے ہمکو اسکا عمدہ طریق سکھایا اور ارشاد فرمایا ہے کہ اُس حالت مین قبلہ کیطرف مونہ نکرین۔ دہنے ہاتھ سے استنجا نکرین۔ استنجا کے لئے تین ڈہیلی سے کم نلین۔ یہ نقل صحیح مسلم مین بھی موجود ہے۔ اور اس جواب سلمان کا حاصل یہ ہے کہ جسکو تم عیب سمجھکر اسپر ہنسی کر رہے ہو ہم اسکو دین جانتے ہین ع معشوق منست آنکہ بہ نزدیک تو زشت است

۲۹	عورت سے بحالت حیض مجامعت نکرو (مسلم) جو ایسا کریگا وہ دین محمدی کا منکر ہوگا (ترمذی)	۴۸

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۰	باہمی ملاقات کے وقت ایک دوسرے کے آگے جھک نہ جاوے بلکہ مصافحہ کریں (ترمذی)	۳۹۳
۳۱	ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہو جیسے عجمی آپس مین کرتے ہین (ابوداؤد)	۳۹۵
	جسکو اپنے لئے لوگونکا کھڑا رہنا پسند ہو وہ آگ مین ٹھکانا ڈھونڈلے (ابوداؤد)	۳۹۵
۳۲	مومن کو گالی ندو یہ فسق ہے (بخاری ومسلم)	۴۰۳
۳۳	دو فریق مین مختلف باتین ادہر آؤر ادہر آؤر نخیا کرو - ایسا شخص قیامت کے دن بہت برا ہوگا - (بخاری مسلم)	″
۳۴	سخن چینی نکرو - ایسا شخص بہشت مین نجاویگا (بخاری مسلم)	″
۳۵	جھوٹ نہ بولو - مومن جھوٹا نہین ہوتا - (مالک)	۴۰۶
۳۶	عہد پورا کرو - جسکا عہد نہین اسکا دین نہین (بیہقی)	″
۳۷	امانت مین خیانت نکرو - جو امین نہین وہ مومن نہین	″
۳۸	قطع رحمی نکرو - جو ایسا کریگا بہشت مین نہ جاویگا (بخاری ومسلم)	۴۱[illegible]
۳۹	باپ کو خوش رکھو - اسمین خدا کی خوشی ہے (ترمذی)	۴۱۱
۴۰	لوگون پر رحم کرو - جو نکریگا اسپر خدا رحم نکریگا (بخاری ومسلم)	۴۱۳
۴۱	بڑون کی توقیر اور چھوٹون پر رحم کرو جو ایسا نکریگا وہ ہم مین سے نہین ہے (ترمذی)	۴۱۵
۴۲	ہمسایہ کو تکلیف ندو جو ایسا کریگا خدا کی قسم ہے وہ مومن نہین ہے (بخاری مسلم)	۴۱۴
۴۳	حسد وبغض (بے محل) نرکھو یہ دین کو دور کرتے ہین - اور نیکیون کو کہا جاتی ہین (ترمذی وابوداؤد)	۴۲۰
۴۴	سنجیدگی اور متانت اختیار کرو جس کام مین ایک دفعہ نقصان کا تجربہ ہوا ہمین دوبارہ قدم رکھنا مومن کا کام نہین -	۴۲۱
۴۵	حیا اختیار کرو - حیا ایمان کا جزو ہے (بخاری ومسلم)	۴۲۳
۴۶	لوگون کے ساتھ نرمی وخوش خلقی سے پیش آؤ - جو اس سے محروم رہا وہ کل	۴۲۳

نیکیون سے محروم رہا - شرح السنہ -

نمبر	متن	حوالہ
۴۷	جہل غصہ نکرو - غصہ ایمان کو بگاڑتا ہی (بیہقی)	۴۲۶
۴۸	تکبر نکرو - جسکے دل مین ذرہ تکبر ہو وہ بہشت مین نجاویگا (مسلم)	۴۲۵
۴۹	حلال کماکر کہاؤ - یہ بھی منجملہ فرائض ایک فرض ہے (بیہقی) خدا تعالے نے پیغمبرون اور عامہ خلایق کے لئے بھی یہی حکم دیا ہے (مسلم)	۲۳۳
۵۰	شراب کی قیمت نہ کھاؤ - اسکا مول کھانے والے پر لعنت ہی - ایسا ہی اون لوگون پر جو اُسکے متعلق ہین مثلاً بنانے والا - اٹھانیوالا وغیرہ (ترمذی)	۲۳۴
۵۱	سود - زنا کی کمائی - کتّے - بلّی کی قیمت - مردہ - خنزیر - بتون کے دام کام مین نہ لاو - (بخاری و مسلم)	۲۳۳

دیوانی و فوجداری

بیع و [illegible]

نمبر	متن	حوالہ
۵۲	جب تک بایع و مشتری عقد و بیع کے بعد ایک جگہ ہون یعنی جدا نہون انکو فسخ بیع کا اختیار ہی جسکو خیار مجلس کہتے ہین (بخاری مسلم)	۲۳۶
۵۳	سونے کی سونے سے بیع ہو تو اسمین کمی بیشی نہو اور جانبین سے دست بدست معاملہ ہو (مسلم) یہی چاندی تانبہ گیہون جو - کھجور کا حکم ہے	۲۳۶
۵۴	چاندی کی سونے سے بیع ہو تو اسمین کمی بیشی جائز ہے ولیکن دست بدست ہونا وہان بھی شرط ہی (مسلم)	۲۳۶
۵۵	کچی پھل جو کچے ہونیکے سبب سے ضائع ہونیکا احتمال رکھتے ہین فروخت نکرو (خ م) جسنے ایسا کیا اور وہ پھل ضائع ہوا تو اُسکو اُسکا مول لینا حلال نہوگا (مسلم)	۲۳۸ ۲۳۹
۵۶	دہوکے سے کوئی چیز نہ بیچو جس بیع مین دہوکہ ظاہر ہوگا اسکو فسخ کیا جاوے جاویگا (خ م)	"

۵۷	کوئی کسی چیز کو خریدتا ہو تو اسکے مقابلہ مین تم خریدار نہ بن جاؤ یعنے مول پر مول نہ چکاؤ (مسلم)	۲۳۹
۵۸	ہان اگر نیلام کی صورت ہو اور بائع خود ہر کسی سے خود دام بڑہانیکے درخواست کرے تو اُسکا مضائقہ نہین (ترمذی)	۲۴۱
۵۹	جو چیز تمہاری قدرت مین نہو اسکی بیع نہ کرو (ترمذی)	۲۴۰
۶۰	غلام کو بیچنے سے اُسکا مال بیع مین نہین آتا وہ بایع کا مال رہتا ہی (مسلم)	۲۴۱
۶۱	اسیطرح درخت کی بیع سے اسکا پھل بیع مین نہین آتا (بخاری)	؍؍
۶۲	بوقت حاجت و قحط سالی کے غلہ بند نرکھو - جو ایسا کریگا وہ خطاکار ہی (مسلم) ۔۔۔۔ اور اللہ اس سے بیزار ہے	۲۴۲ ۲۴۳

قرض و رہن

۶۳	قرض دیکر کچھ رہن رکھنا جائز ہے (بخاری و مسلم)	[illegible]
۶۴	رہن کے میعاد گذر جانے سے مرہون چیز مرتہن کے ملک نہین ہو جاتی ہے - جب راہن قرض ادا کریگا اپنی چیز کا مستحق ہوگا (شافعی)	۲۴۲
۶۵	قرض کو قبل وصولی دوسری چیز سے بیچ ڈالنا جائز نہین ہے (ابو داؤد)	۲۴۲
۶۶	قرض پر سود لینا جائز نہین - لینے والے دینے والے - وثیقہ لکھنے والے اسپر شہادت کرنے والے سب پر خدا کی لعنت ہی (مسلم)	۲۳۶
۶۷	ہان اگر کوئی (بلاشرط و بدون اس امر کے کہ وہان زیادہ دینے کی عرف و رسم ہو) کچھ زیادہ دیدے تو اسکا لینا جائز ہے (مسلم)	۲۴۳
۶۸	مالدار ہو کر ادائے قرض مین توقف کرنا ظلم ہے (بخاری و مسلم) ایسے شخص کی آبروریزی اور سزا دہی حلال ہے (ابو داؤد نسائی)	۲۴۳ ۲۴۵
۶۹	جو اپنے ذمہ قرض رکھ کر مرجائیگا وہ تا وقتیکہ اسکا قرض ادا نہو - بہشت مین	

نہ جائیگا - شرح السنہ وغیرہ ۲۴۴

(تبصرہ)

مسند احمد و شرح سنہ مین مروی ہے کہ ایکدن آنحضرت نے آسمان کیطرف نگاہ فرماکر سر مبارک کو نیچے کرلیا اور فرمایا کہ قرض کے باب مین سخت حکم اُترا ہے کہ اگر کوئی کئی دفعہ فی سبیل اللہ شہید ہو اور اسپر کچھ قرض ہو تو وہ بھی قرض ادا ہونے سے پہلے بہشت مین نجاویگا - ۲۴۵

مفلسی اور دوالہ

۷۰ جو مفلس ہوکر دوالہ نکال بیٹھے اسکے پاس کوئی حقدار اپنی چیز بعینہ موجود پاوے تو اسکو تصرف مین لاوے (بخاری و مسلم و شافعی) ۲۴۳ و ۲۴۴

۷۱ بعینہ کسیکی چیز اسکے پاس نہ نکلے تو حاکم وقت اسکا کل مال فروخت کرکے حق داروں کا حق [illegible] ۲۴۴

۷۲ جسکے پاس کچھ بھی نہو اُسکا قرض مسلمانون کی کمیٹی چندہ ڈالکر (جسقدر بہم پہونچے) ادا کرے (مسلم) ۲۴۳

۷۳ اہل وسعت اپنے مفلس مقروضون کو معافی دین - یا مہلت سے قرض لین - جو ایسا کریگا قیامت کی سختیون سے نجات پائیگا (مسلم) ۲۴۳

حوالہ (یعنی [illegible])

۷۴ جو کسی کا قرض اپنے ذمہ لے قرضخواہ اُسکے پیچھے لگے (بخاری و مسلم) ۲۴۳

کفالہ (یعنے حاضر ضامنی)

۷۵ جو کسی شخص کے حاضر کردینے یا کسی کام کے پورے کردینے کا ذمہ دار ہو وہ اسکو پورا کرے (ترمذی) ۲۴۸

شراکت

۷۶ جو کسی شخص کا نوکری یا تجارت یا کسی اور کام مین شریک ٹھیری وہ حصہ مقرر کا مستحق ہوگا (بخاری وغیرہ) دونو شریک جبتک امانت سے کام کرینگے خدا اُنکے ساتھہ رہیگا ۲۴۶

وکالت

۷۷ جو کسی کام مین کسیکو وکیل کرے اگر وہ اسکے موافق کام کرے گا تو موکل کو ماننا پڑیگا - (بخاری ترمذی وغیرہ)

عاریت

۷۸ کسی سے مستعار چیز لیکر استعمال جائز ہے - پھر اگر وہ چیز تلف ہو جاوے تو لینے والے پر ویسی چیز یا اسکی قیمت کا ادا کرنا لازم ہے (ترمذی وغیرہ) ۲۴۸

ظلم و تعدی

۷۹ ظلم حرام ہے ظلم کے سبب قیامت کو کئی اندھیرے پیش آئینگے - اور ظالم کے حسنات مظلوم لیجائینگے (بخاری و مسلم) ۲۴۶ و ۲۴۴

۸۰ جو کسی کی چیز تلف کریگا اُسکا عوض دنیا مین لیا جاویگا (بخاری) ۲۴۷

تعزیرات و عقوبات

۸۱ متاہل (یعنے جورو والا) ہو کر کوئی مرد زنا کرے یا خاوند والی عورت زنا کرے

۸۲ تو حاکم وقت اسکو پتھروںکے ساتھ جان سے مار ڈالے - اگر کوئی مجرد یا عورت زنا کرے تو اسکو حاکم وقت سو کوڑے مارے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرے (بخاری وغیرہ) ۳۰۱

چوری کی سزا

۸۳ جو بقدر ربع دینار یا تین درم کے کسیکی چیز چُرا وے حاکم وقت اسکا ہاتھہ کاٹ ڈالے (بخاری و مسلم) ۳۰۵

(237)

تہمت کی سزا

۸۴ جو کسی کو زنا کی تہمت لگاوے حاکم وقت اتنی کوڑے لگاوے جسکی تعداد قرآن مین ہے (ابوداؤد)

قتل وضرب کی سزا

۸۵ جو کسیکو عمداً جان سے مار ڈالے حاکم وقت اسکو جان سے مار ڈالے (خ) ۲۹۱

۸۶ جسکے ہاتھ سے بلا ارادہ کوئی مارا جاوے - اس سے سو اونٹ خونبہا لئے جاوین (ابوداؤد) ۲۹۵

۸۷ کسی کی ایک انگل چہوٹی ہو خواہ بڑی کوئی کاٹ ڈالے تو اسکے عوض دس اونٹ لئے جاوین - اسیطرح ناک کان دانت وغیرہ اعضا مین دیت مقرر ہے - [illegible]

کلکٹری مقدمات و پولیٹیکل معاملات

۸۸ بارانی زمین سے دسوان حصہ پیداوار تحصیل کرو - چاہی سے بیسوان حصہ (خ) ۱۵۱

۸۹ جس زمین کی پیداواری پانچ وسق[1] سے کم ہو اس سے کچھ نہ لو (خ م) ۱۵۰

۹۰ جسکے پاس پانچ اونٹ ہون جو جنگل مین کہلے چرتے ہون کسی کام کاج مین نہ لگائے جاتے ہون اس سے ایک بکری لو پچیس اونٹ ہو جاوین تو ایک سالہ بوتا مادہ (بخاری) اسیطرح گای بکری کی تفصیل فرمائی ہے

۹۱ تحصیلدار رعایا پر ظلم نکرین انکے اچھے اچھے مال نہ چن لین (بخاری و مسلم) ۱۴۷

۹۲ اہل حاجات سے چھپ کر نہ بیٹھین (بیہقی) ۳۱۴

۹۳ فصل خصومات کے وقت مدعی سے گواہ لین اور مدعا علیہ کو قسم دین (ترمذی وغیرہ) ۳۱۶

[1] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع پانچ رطل و ثلث رطل کا - رطل تقریباً آدہ سیر انگریزی کا -

۹۴ خلافت و ریاست اسلام دنیاوی منصب نہین ہی کہ اسمین باپ کا قائم مقام اسکا بیٹا یا بہائی ہو - بلکہ یہ دینی منصب ہی جسمین اہلیت ولیاقت خلیفہ وجانشین مدنظر ہی

(احادیث چند بخاری و مسلم)

مولف کہتا ہی اس حکم کو آپنے اسطور پر بیان کیا ہے کہ کسی اپنے قرابتی (چچا بہائی - نواسہ بیٹی - زوجہ وغیرہ وارثان) کو اپنا ولیعہد نکیا بلکہ بلفظ نحن معشر الانبیاء لا نورث جو بخاری و مسلم مین مروی ہے اسباب مین قرابتی استحقاق و خصوصیت کو اٹھادیا - اور امر خلافت کو مسلمانون کی کمیٹی کے مشورہ پر چہوڑا - اگر آپ قرابتی استحقاق کو قانون تقرر خلافت ٹہیراتے تو اگرچہ آپکے پس ماندگان قرابتی اسکے اہل تھے اور اس منصب کو اچھی طرح سنبھال لیتے چنانچہ اسبات کا ذکر نمبر ششم مین بھی گذرا ہے - ولیکن اس قانون کے دست آویز سے نااہل قرابتی رؤسا مسلمانون کے بھی اس خلافت کے مستحق ہو جاتے اور رعایا پر تعدی کا ہاتھ پہیلاتے - بنا علیہ صحابہ رسول اللہ [illegible] نے باہم مشورہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا - پہر حضرت ابوبکر نے اپنے بیٹے کو چھوڑکر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا ولیعہد بنایا - پہر حضرت علی مرتضی وغیرہ رضی اللہ عنہم نے باہمی مشورہ سے حضرت عثمان کو خلیفہ بنایا - یہانتک کہ امیر **معاویہ صاحب** تشریف لائے اور اس قانون نبوی کے مخالف ہوکر اپنے نالائق و ظالم بیٹے یزید کو اپنا خلیفہ کر گئے - پہر رفتہ رفتہ اس قانون نبوی کا سلسلہ بالکل مسلمانون کے ہاتھ سے جاتا رہا - اور زور اسلام دن بدن گہٹنا شروع ہوا -

یہ بربادی و آفت جو ریاست روم و بخارا و خراسان وغیرہ بلاد مین نظر آتی ہے اسی مخالفت اصول نبویہ کا نتیجہ ہی - نہ یہ کہ مذہب کو معاشرت مین دخل دینے کا یہ ثمرہ ہے - جیسا کہ آنرابیل سید احمد خانصاحب بہادر کا خیال ہے - ہمارے اس خیال کی تائید حاشیہ آئندہ مین بھی ہو گی انشاءاللہ تعالے - **حاشیہ**

۹۵ اس منصب کے لائق وہی شخص ہی جو اس سے بہاگے یہانتک کہ وہ جبرًا اسمین جا پڑے (مسلم) ۳۱۲

نمبر	مضمون	صفحہ
۹۶	امیرونکو رعیت پر شفقت کرنا لازم ہی جو امیر ہوکر رعیت کے حق مین ظلم و تعدی کرے وہ بہشت مین نجاویگا (بخاری و مسلم)	۳۱۳
۹۷	رعیت کو چاہئے کہ جب کسی کو امیر مقرر کرین تو پہر اسکی اطاعت سے (بجز اس حالت کے کہ وہ دین بدل ڈالے) خارج نہون اور اسکی سختیون پر صبر کرین (م) جسنے اطاعت امیر سے خروج کیا وہ کفار کی موت مرا (مسلم و بخاری)	۳۱۱
۹۸	جب ایک شخص کو امیر یا خلیفہ مان لیا تو پہر اسکے مقابلہ مین دوسرے شخص کا دعوی امارت قبول نکرو بلکہ اسکو باغی سمجھکر واجب القتل سمجھو - (مسلم)	۳۱۲
۹۹	امیرون کے لئے نیک وزیرون اور مشیر کا ہونا ضروری ہی (بخاری نسائی وغیرہ)	[illegible]
۱۰۰	ہر قوم کے لئے نمبردار کا ہونا بہی لازم ہے (ابوداؤد)	۳۱۳
۱۰۱	اپنے عہد و امان کو ملحوظ رکھو - اپنے عہدی کے (اگر وہ تمہارے مذہب کا مخالف ہو) کا [illegible] نقض نکرو - بلکہ [illegible] مارو اور ان کافرون کو مدد دو (بخاری ص ۴۲۹)	
۱۰۲	تمہارے مخالفون کیطرف سے کوئی پیغام لیکر آوے تو اسکو نہ قید کرو اور نہ مار ڈالو (ابوداؤد)	۳۳۹
۱۰۳	بلکہ خلعت دیگر رخصت کرو (بخاری ص ۴۲۹)	

مولف کہتاہی اسوقت کے بعض رؤسا مسلمانون کے حال پر تعجب و افسوس آتا ہے کہ وہ لوگ بارہا اپنے مخالفون سے عہد و پیمان کرتے ہین پہر اسکو توڑ ڈالتے ہین اور اگر کوئی مخالفون کی طرف سے وکیل ہوکر انکے پاس پہنچے تو اسکو مار ڈالتے ہین یا قید کر لیتے ہین یا ذلیل کرکے نکال ڈالتے ہین - یہ سب بدخصلتین شریعت اسلام و قرآنی احکام کے خلاف ہین - پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفار مکہ کیطرف سے ابورافع قاصد بنکر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر مسلمان ہوگیا تو بولا کہ اب مین

کافرون کی طرف واپس نہین جاتا آنحضرت نے فرمایا مین قاصدونکو بند نہین کرتا اور مین
عہد شکنی و غدر نہین کرونگا - اب تم چلے جاؤ تمہارے دل مین اسلام ہے تو وہان جاکر پھر
بطور خود چلے آنا دیکھو سنن ابوداؤد ص ۲۳ جلد ۲

ایک دفعہ آنحضرتؐ کے پاس مسیلمہ کذاب کے (جو آنحضرت کے مقابلہ مین پیغمبری کا دعوے
کرتا تھا اور آنحضرت کا سخت دشمن تھا) وکیل آئے اور آنحضرت کے سامنے کلمات گستاخی
و انکار اسلام زبان پر لائے - آنحضرت نے یہی جواب دیا کہ قاصدونکو مارنا ہمارا طریق نہین
ورنہ تم بچ کر نہ جاتے آخر وہ صحیح سالم چلے گئے - دیکھو سنن ابوداؤد ص ۲۴ جلد ۲

اور آنحضرت نے بوقت رحلت اپنی تاکیدی وصیتون مین فرمایا ہے واجیزوا الوفد بنحو
ماکنت اجیزہم یعنی قاصدونکو خلعت و انعام دیتے رہنا جیسے مین دیتا رہا ہون - دیکھو
بخاری مطبوع مطبع احمدی ص ۴۲۹ ...... اور آنحضرت کے دوسرے خلیفہ عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے اپنی وصیتون مین فرمایا عہد لوگونکا عہد پورا کرو اور انکی [illegible] انکے مخالفین سے
[illegible] دیکھو بخاری صفحہ [illegible]

ان احکام و قوانین بانی اسلام سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے مخالفین مذہب سے
عہد کرکے غدر کرتے ہین اور انکے قاصدونکو ایذا پہنچاتے ہین وہ دین اسلام کے
مخالف ہین - یہی وجہ ہے کہ دن بدن انکی ریاستون مین تنزل ہوتا جاتا ہے اور ضعف
و ادبار انپر طاری ہوگیا ہے -

آنریبل سید احمد خانصاحب - بہادر نے انکے ضعف و ادبار کی یہ وجہ سمجھی ہے کہ انہون
نے معاشرت کو مذہب سے ملا دیا ہے - ولیکن ہمارے نزدیک یہ **ڈبل غلطی** ہے - اور
درحقیقت معاشرت کو مذہب سے جدا سمجھنے کے سبب سے یہ ادبار و ضعف پیدا ہوا ہے - اگر وہ
معاشرت و ریاست کو قرآن و حدیث کے تابع کرتے اور مذہب مین داخل سمجھکر مذہب
کے موافق اسمین کاروائی کرتے تو کبھی ذلیل و خوار نہوتے ان لوگون سے میری مراد

اسوقت کے رؤسا افغانستان ہین کہ بارہا گورنمنٹ برطانیہ سے اُنہون نے عہد کیا اور توڑا اور انکے سفیرون قاصدونکو ضرر پہنچایا - بیشک وہ اس فعل شنیع مین قرآن کے مخالف ہین اور ایسے موقع پر اُنکی اعانت و مدد گناہ و غدر مین داخل ہے اس بات کی اظہار سے مینے اپنا فرض مذہبی ادا کیا ہے کسیکی خوشامد یا کسی سے عداوت کا اسمین حصہ نہین - اور اسمین میرا یہ بھی مقصود ہے کہ گورنمنٹ انکے اس فعل کو اسلام یا تمام مسلمانون کے ذمہ نہ لگائی بلکہ اُنکی ذاتی خصلت و جہالت پر حمل کرے - اسکی زیادہ تفصیل مین ایک مستقل رسالہ مین شائع کرنا چاہتا ہون ولیکن اسمین پوری توجہ ناظرین منصفین کا منتظر ہون چنانچہ پہلی بھی ضمیمہ اشاعۃ نمبر ششم مین اسباب کا ذکر کر چکا ہون - **حاشیہ**

۱۰۴ اگر کسی سے تمہارا زبانی یا تحریری عہد و پیمان کچھ نہو فقط ایک جگہ باہم رہنے کا [illegible] [illegible] امن کے خیال مین ہو تو یہ صورت بھی عہد کے حکم مین داخل ہے - اور ایسے عہد والے کی جان و مال سے بھی تعرض کرنا غدر و حرام ہے - صحیح بخاری صفحہ ۳۷۹ سنن ابو داود صفحہ ۲۵ جلد ۲

مولف کہتا ہے صحیح بخاری مین مسور وغیرہ سے مروی ہی کہ عروہ بن مسعود (مشرکین مکہ کے وکیل) نے مغیرہ بن شعبہ صحابی کو آنحضرت کے سامنے کہا - اے غادر - کیا مینے تیرے غدر و فساد کی اصلاح مین کوشش نہین کی - اسکے اس کہنے کی وجہ یہ تہی کہ مغیرہ بن شعبہ اسلام سے پہلے ایک قوم کے ساتھ ہو کر چلا - رستہ مین انکو قتل کیا اور مال لوٹ لیا پھر آنحضرت کے پاس آکر مسلمان ہوگیا - آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا اسلام تو ہمنے منظور کیا ولیکن اس مال سے ہمکو کچھ تعلق نہین ہے - ابو داؤد کی حدیث مین ہے یہ اسلئے کہ یہ مال غدر ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین اسکی تفصیل و غدر ہونیکی وجہ بیان کی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ بنی مالک مین سے تیرہ آدمیون کے ساتھ مصر مین مقوقس (بادشاہ

یا امیر مصر کا نام ہے) کے پاس گیا مقوقس نے ان لوگون کی خاطر کی اور مغیرہ کی کمی - مغیرہ کو اس سے حسد پیدا ہوا اسنے راستہ مین سبکو شراب پلاکر بیہوش ہونیکے بعد قتل کردیا اور انکا مال لیکر آنحضرت کے پاس آکر اسلام قبول کیا - جب بنی مالک کو اسکی خبر پہنچی تو وہ لڑائی کو مستعد ہوئے - تب عروہ بن مسعود مذکور نے تیرہ آدمی کا خونبہا دیکر لڑائی تھامی - اور آنحضرت نے مغیرہ کو یہ بات فرمائی کہ یہ مال غدر ہے - مین اسکو لے نہین سکتا - اسکی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی کسیکے ساتھ ہوکر چلتا ہے تو گویا ایک دوسرے کو امن دیتا ہے پھر ایک کو دوسرے کے جان و مال سے تعرض کرنا غدر ہے - اور غدر کافر کے ساتھ کیون نہو) حرام ہے انتہی - یہ حدیث ہماری رسالہ **الاقتصاد فی مسائل الجہاد** جسکا ذکر ہم اشاعۃ السنہ نمبر ششم کے ضمیمہ مین کرچکے ہین) کی رکن رکین ہے -

اس حدیث کے فتویٰ سے ہم گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت و بغاوت کو (ان لوگون کے حق مین [illegible] اور انکی طرف سے [illegible] مذہبی کے ادا کرنے مین خود مختار و آزاد) حرام جانتے ہین اور اس گورنمنٹ کے مخالفون کو مدد دینا ناجائز سمجھتے ہین - مین پہلے بھی کہہ چکا ہون اور اب دوبارہ کہتا ہون کہ اسبات کا اظہار مین اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہون اس سے کوئی غرض دنیاوی مد نظر نہین رکھتا -

میرے احباب و آشنا رسب جانتے ہین کہ مجھے اس گورنمنٹ سے عام مسلمانان رعایا سے علاوہ کچھ خاص تعلق نہین ہے نہ مین گورنمنٹ کا ملازم ہون نہ پنشن خوار نہ جاگیردار نہ کسی کمیٹی کا ممبر نہ کسی مجلس کا رکن و مشیر نہ کسی حاکم وقت کا ملاقاتی نہ کسیکا صحبتی - آجتک کسی سے کسی نوع کی منفعت ذاتی نہین اٹھائی - اور آیندہ تحصیل منفعت و تقرب حکام وقت کی نیت نہین رکھی - بااینہمہ ان باتونکو مین ظاہر کرتا ہون تو اس سے بجز ادائے اپنی فرض مذہبی کے و خیرخواہی و برادرت مسلمان بھایون کے اور کچھ مقصود نہین رکھتا آگے معاملہ خدا سے ہے - لوگ جو چاہین سمجھین - اور میری ان باتونکو جس غرض پر چاہین

معمول کرین - حاشیہ

نمبر	متن	حاشیہ
۱۰۵	جن مخالفون سے تمکو لڑنے کی اجازت ہے (جنکی تشریح قرآن مین آچکی ہے - اور ہمارے رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد مین بھی موجود ہے - یعنی وہ جو تمکو ستاوین اور تمہارے دین سے مزاحمت کرین) انکی عورتون اور بچون کو نہ مارو (خ م)	۲۴۴

خانہ داری

نمبر	متن	حاشیہ
۱۰۶	نکاح کرو یہ آنکھہ کو بچاتا ہی شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہے (خ م)	۲۵۹
۱۰۷	جس عورت سے نکاح کرو اسکو پہلے آنکھ سے دیکھ لو (مسلم ابوداود)	۲۶۰
۱۰۸	زوجہ و اولاد و لونڈی غلامو نکے خرچ کی خبرگیری کرو (مسلم)	۲۸۳
۱۰۹	بصورت تفرقہ زوجین چھوٹے بچے کو پرورش کرنے اور پاس رکھنے کی مان مستحق ہے [illegible]	۲۸۵
۱۱۰	مان نہو تو خالہ مستحق ہے - (بخاری و مسلم)	۲۸۵
۱۱۱	لڑکا سن تمیز کو پہنچ جاوے تو وہ خود مختار ہے جسکے پاس چاہے رہے - (ابوداود)	

اسی قسم کے ہزارہا احکام متعلق امور معاشرت آنحضرت نے فرمائی ہین - اور دفاتر احادیث مین موجود ہین ان سب کا استقصاء و استیفاء ہمقام ہین ضروری نہین - اتنی تفصیل بھی اس نظر سے ہوئی کہ شائد ہمارے مخاطب دو چار مثالونکو کسی تاویل و بہانہ سے اڑا دین یا انکو قلت و ندرت پر حمل کرین - پس ہمنے کسیقدر تفصیل سے یہ بات ناظرین کو جتادی ہے کہ امور معاشرت دین مین بکثرت موجود ہین جنہین کسیکی تاویل و تصرف کی گنجائش نہین ہے - اور ایک غرض ہماری اس تفصیل سے یہ بھی ہے کہ ناظرین ان احکام کے لوازم (رضا و عتاب و ثواب و عذاب) بتصریحات شارع جان لیں اور اس سے ان احکام کا داخل دین ہونا سمجھ جائین اسبات کو ہم عنقریب بتشریح

بیان کرینگے - اور ان لوازم سے انکا دین مین داخل ہونا ثابت کر دکھائینگے - **ثبوت**
اس امر کا کہ امور معاشرت مذکورہ دین مین اور احکام الہی کہلاتے ہین اظہر من الشمس ہے
کسی مسلمان کو زمانہ نبوت سے آجتک شک نہین ہوا کہ جو کچھ قرآن و حدیث مین احکام وارد ہین وہ
سب دین اسلام مین داخل ہین اور دین اسلام ان مجموعہ احکام کا نام ہے - ولیکن آجکل کے
نئے فیشن کے مسلمان جو نیچری کہلاتے ہین اسمین شک رکھتے ہین انکے افہام کی نظر سے اسپر دو دلیلین
قائم کیجاتی ہین -

دلیل اول جو لائق فہم خواص ہے یہ ہے کہ دینی حکم سے ہماری مراد وہ خطاب یا ارشاد خداوندی
ہے جو افعال مکلفین کے متعلق ہو - اور اسمین کسی امر کے کرنے یا نکرنے کا مطالبہ ہو یا دونو امر
کا اختیار دیا گیا ہو - اور یہ تعریف ان سب امور معاشرت پر جنکی تفصیل گذر چکی ہے صادق آتی
[illegible]
مذکور صاف پایا جاتا ہے یہی وہ امور معاشرت جو حدیث مین آئے ہین سو وہ بھی اسمین داخل ہین
اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ نبی اپنی خواہش نفس سے کوئی حکم نہین دیتا - جو حکم دیتا ہے
وہ ہمارے وحی ہے - اور اسمضمون کے آیات

ماینطق عن الھوی ھو الا وحی یوحی نجم ع ۱

شروع مضمون ہذا مین بھی گذر چکی ہین -

دلیل دوم جو عام فہم ہے یہ ہے کہ اللہ تعالے نے ان احکام کو ان عبارات سے کہ تمکو اللہ
تعالے اس امر کا ارشاد کرتا ہے یا وصیت فرماتا ہے یا حکم دیتا ہے اپنی طرف نسبت کیا ہے
اور انکے مخالفت پر وعید شدید و نارضامندی کا اظہار کیا اور اسپر دوزخ وغیرہ عقوبت

+ الحکم الشرعی قال اصحابنا رح انہ الخطاب المتعلق بافعال المکلفین بالاقتضاء او التخییر - اما الاقتضاء فیتناول اقتضاء الوجود و اقتضاء العدم اما مع الجزم او مع جواز الترک فیتناول الواجب والمحظور والمندوب المکروہ واما التخییر فھو الاباحۃ

حاشیہ

اخروی کا ڈر سنایا - اسیطرح اسکے رسول مقبول نے ان احکام کو خدا کیطرف نسبت کیا اور انکو دین فرمایا اور انکی مخالفت کرنیوالے کو دین سے خارج کیا اور اسپر وعید شدید کا اظہار فرمایا یہ باتین ان احکام کے ذیل مین درج ہین اور انہین باتونکے اظہار کے لئے وہ تفصیل لکھی گئے ہین - دیکھو منجملہ احکام الہی نمبر (۵) مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ادائے امانت کا تمکو خدا حکم دیتا ہے اور نمبر (۴۲) مین فرمایا ہی کہ اس کی خدا تعالے تمکو وصیت کرتا ہی نمبر (۱) و (۳) مین فرمایا ہی ان لوگو نکا مال کہاؤ گے تو اگ مین جاؤ گے نمبر (۳۷) سے (۱۴) تک کی ذیل مین فرمایا ہے یہ اللہ کی حدین ہین انسے تجاوز کروگے تو ظالم ہوگے اسیطرح اور احکام کے ذیل مین تشدیدات وعقوبات موجود ہین - ناظرین حسب منشا مذہبی اس رسالہ کے قرآن مین آیات کا ملاحظہ کرین -

ومنجملہ احکام نبوی نمبر (۱۰) و (۱۱) و (۱۹) و (۲۰) کی مخالفت پر لعنت فرمائی ہے - نمبر (۱) و (۲) و (۴۷) و (۴۸) مین خدا کی خوشی ظاہر کی ہے نمبر (۱۹) و (۴۳) و (۴۸) مین عذاب دوزخ کی خبر دی ہے (نمبر (۱۴) وغیرہ مین اخروی محرومی کا ڈر سنایا ہے - نمبر ۱۵-۲۰-۲۶-۳۶-۳۷-۴۱-۴۲ کے مرتکب کو اسلام ایمان (کامل) سے خارج کیا - اسیطرح اور احکام کے ذیل مین تشدیدات وعقوبات موجود ہین جو مراجعت مضمون سابق سے بآسانی معلوم ہو سکتے ہین

ربا ثبوت اس امر کا کہ یہ احکام معاشرت روحانی اصلاح یا ترقی کے منافی نہین ہی سو یہی ظاہر ہے - غور کرو - چوری یا قتل یا ایذا رسانی یا جہوٹ بولنا یا کسی کی بدگوئی کرنا شراب یا نجاسات سے نہ بچنا - لوگون کے حقوق دبالینا - حکام وقت کی اطاعت نکرنا - ملک مین فساد وبغاوت برپا رکہنا وہ لباس جسمین تکبر ومفاخرت واسراف پایا جاوے پہننا کیا اخلاق کو بگاڑتا ہے اور انسانیت وروحانیت سلیمہ کو غیبت ونابود کرتا ہے - پہران مفسدات سے پرہیز کرنیکا امر روحانی اصلاح وترقی کا موجب کیونکر نہوگا اس بحث وتفصیل سے ثابت ہوا

کہ معاشرت مذہب کا جزو ہے۔ اور انبیا جیسے اعتقادات و عبادات سکھانیکو آئے ہین ویسے معاملات و معاشرت بتانیکو آئے ہین اور ان امور مین دست اندازی روحانی تربیت کی جو بعثت انبیا سے مقصود ہے منافی نہین ہے بلکہ موید ہے۔ **ولیکن افسوس ہے** کہ یہ مضمون باوجود کمال وضوح کے آنرابل سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی پر مخفی ہے اور انکے خیال مین معاشرت کو مذہب سے کمال درجہ سے مغائرت و منافرت ہی چنانچہ پرچہ تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الثانیہ ۹۶ھ مین ایک مضمون بعنوان مذہب و معاشرت آپ نے اسباب مین شایع کیا ہے اور اسمین بزعم خود بڑے زور و شور سے احکام معاشرت و معاملات کا دین سے خارج ہونا ثابت کیا ہے اور کل مذاہب منزلہ و کتب سماویہ کا خلاف اختیار کیا ہے اس خفا و مخالفت کا سبب و منشا یہ ہے کہ یوروپ کی وضع و طرز مذہب و معاشرت آپکو نہایت پسند ہے چنانچہ کس و ناکس (جسنے آپکو دیکھا یا آپکا حال سنا ہے) اسبات کو یقیناً جانتا ہے اور [illegible] مذہب و معاشرت کی نسبت یہی ہے کہ معاشرت کو مذہب سے کچھ علاقہ نہین ہے اُنکے نزدیک مذہب فقط مختصر اعتقاد و عبادات کا نام ہے مثلاً خدا کو ثالث ثلاثہ (یعنے تین مین سے ایک) جان لینا اور مسیح کو خدا کا بیٹا اور مخلوقات کے گناہونکا فدیہ و کفارہ مان لینا اور اگر جی چاہا تو آٹھوین دن گرجا مین چلے جانا اسکے سوا اور امور کو (کھانا پینا وغیرہ اخلاق و عادات ہون خواہ باہمی معاشرت و معاملات) مذہب سے کچھ تعلق نہین جو کچھ کوئی چاہے خنزیر شراب مردہ (یعنی غیر مذبوح) نوش جان کرے اور جسطرح چاہے باہم حقوق و معاملات مین فیصلہ کرے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ امور معاشرت و معاملات مین تورات و انجیل کا نام نہین لیتے اور جو جی مین آوے اسی پر عمل کرتے ہین۔

ان باتون کی تفصیل کا کوئی شائق ہو تو وہ کتب مصنفہ مولوی سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ اہل کتاب خصوصاً نوید جاوید کے کلیسیا پنجم سکرمنٹ دوم کا ملاحظہ کرے۔

باقی نمبر آیندہ